حسن بصری رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

حسن بصری رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔ اس پر اجماع ہے۔ جیسا کہ
حافظ ابن دحیہ کلبی رحمہ اللہ (۶۳۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ حَرْفًا قَطُّ.

''محدثین کا اجماع ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایک حرف بھی نہیں سنا۔''

(أداء ما وجب من بيان وضع الوضاعين في رجب، ص 22)

علامہ ابن مفلح رحمہ اللہ (۷۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ أَئِمَّةُ الْحَدِيثِ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

''ائمہ حدیث کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔''

(أصول الفقه: 282/1)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

قِيلَ: لَقِيَ عَلِيًّا، وَلَمْ يَصِحَّ.

''کہا گیا ہے کہ حسن بصری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے، جبکہ یہ ثابت نہیں ہے۔''

(التوضيح شرح صحيح البخاري: 13/3)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَئِمَّةَ الْحَدِيثِ لَمْ يُثْبِتُوا لِلْحَسَنِ مِنْ عَلِيٍّ سَمَاعًا .

''ائمہ حدیث حسن بصری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں کرتے۔''

(المقاصد الحسنة للسخاوي، ص 527)

نیز فرماتے ہیں:

رَأَى عَلِيًّا وَلَمْ يَثْبُتْ سَمَاعُهُ مِنْهُ .

''حسن بصری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، لیکن سماع ثابت نہیں۔''

(طبقات المدلسين، ص 29)

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَمَا يَذْكُرُهُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ لَبِسَ الْخِرْقَةَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَاطِلٌ مَعَ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ .

''بعض صوفیا کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حسن بصری کو چوغہ پہنایا۔ علما کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ باطل ہے، مزید یہ کہ حسن بصری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع بھی ثابت نہیں۔''

(المصنوع في معرفة الحديث الموضوع : 474)

نیز لکھتے ہیں:

كَوْنُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ لَبِسَهَا مِنْ عَلِيٍّ أَطْبَقَ الْمُحَدِّثُونَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا أَصْلَ لَهٗ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حسن بصری کو چوغہ پہنانے والی حدیث کے بے اصل ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔''

(المصنوع في معرفة الحديث الموضوع : 235)

اہل علم کے اقوال:

❁ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ (۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَسَنُ لَمْ يَرَ عَلِيًّا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ غُلَامٌ .

''حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا، ہاں ہوسکتا ہے کہ بچپن میں انہیں مدینہ میں دیکھا ہو۔''

(المراسيل لابن أبي حاتم، ص 32، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ (۲۶۴ھ) فرماتے ہیں:

''حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، لیکن حدیث نہیں سنی۔''

(المراسيل لابن أبي حاتم، ص31، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوحاتم رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) فرماتے ہیں:

...... اَلْحَسَنُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ، وَهُوَ مُرسَلٌ .

''حسن عن علی عن النبی روایت مرسل ہوتی ہے۔''

(العلل لابن أبي حاتم :520/1، الرقم : 657)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا مِنْهُ .

''ہمیں حسن بصری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 1423)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

رِوَايَةُ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ، لَمْ تَثْبُتْ، وَأَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ يَرَوْنَهَا مُرْسَلَةً.

''حسن بصری کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ثابت نہیں۔ محدثین کرام اسے مرسل سمجھتے ہیں۔''

(معرفة السنن والآثار : 87/3)

❁ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ.

''حسن بصری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔''

(التحقيق : 2819)

❁ حافظ مزی رحمہ اللہ (۷۴۲ھ) فرماتے ہیں:

رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَّطَلْحَةَ بْنَ عُبَيدِ اللّٰهِ، وَعَائِشَةَ، وَلَمْ يَصِحَّ لَهٗ سَمَاعٌ مِّنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ.

''حسن بصری نے علی بن ابی طالب، طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے، لیکن ان میں سے کسی سے سماع ثابت نہیں۔''

(تهذيب الكمال : 97/6)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ رَوٰى بِالْإِرسَالِ عَنْ طَائِفَةٍ ؛ كَعَلِيٍّ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَلَمْ يَسْمَعْ

مِنْهُمَا .

''حسن بصری نے کئی شخصیات سے ارسال کیا ہے، مثلاً سیدنا علی اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں سے سماع نہیں کیا۔''

(سیر أعلام النّبلاء : 566/4)

❁ علامہ قدوری حنفی (۴۲۸ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا .

''حسن بصری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔''

(التجريد : 4794/9)

❁ علامہ ابن ترکمانی حنفی (۷۵۰ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَسَنُ لَمْ يَصِحَّ لِقَاؤُهُ لِعَلِيٍّ .

''حسن بصری رحمہ اللہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔''

(الجوهر النقي : 498/2)

نیز فرماتے ہیں:

اَلْحَسَنُ أَيْضًا لَمْ يَسْمَعْ عَلِيًّا .

''حسن بصری نے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔''

(الجوهر النقي : 286/4)

❁ علامہ انور شاہ کاشمیری صاحب ایک روایت کی شرح میں لکھتے ہیں:

...... يُرِيدُ أَنَّ الْحَسَنَ الْبَصَرِيَّ لَمْ يَلْقَ عَلِيًّا، فَمَا فِي الْحَدِيثِ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ : خَرَجْتُ بِسَلَاحِي، أَيْ يُرِيدُ نُصْرَةَ عَلِيٍّ،

لَيْسَ بِصَحِيحٍ، فَإِنَّ الْبَصرِيَّ لَمْ يُدْرِكْ زَمَنَ عَلِيٍّ حَتّٰى يَنْصُرَهٗ .

''......امام بخاری رحمہ اللہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی، لہٰذا جو حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں اسلحہ لے کر نکلا، یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نصرت میں۔ یہ درست نہ ہوا، کیونکہ حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہی نہیں پایا کہ ان کی نصرت کریں۔''

(فيض الباري : 463/6)

معارضین کے دلائل کا جائزہ:

① الحسن عن علی والی روایات کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ حسن بصری مدلس ہیں اور مدلس کے لیے سماع کی تصریح ضروری ہوتی ہے۔

② مسند ابی یعلی کے حوالہ سے ہے:

...... سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ .

''حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے۔''

(الحاوي للفتاوي للسيوطي : 104/2)

تبصرہ:

① مسند ابی یعلی میں یہ روایت مذکور نہیں۔

② سَمِعْتُ عَلِيًّا کے الفاظ کسی راوی کا وہم یا ناسخ کی غلطی ہے، کیونکہ

محدثین کا اجماع ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

روایات محدثین کی ہیں، وہ اپنی روایات کے احوال دوسروں سے بہتر جانتے ہیں۔ راوی سماع کی تصریح کرے، تو محدثین کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے نہیں سنا، لہٰذا یہ روایت ہی مشکوک ہے۔

③ حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ ....

''میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں حاضر تھا۔''

(شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي :2651)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① سعید بن ابی عروبہ مختلط اور مدلس ہیں۔

② شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ مشکوک کتاب ہے۔ اس کا راوی احمد بن علی بن حسین بن زکریا طریثیثی پر ''کذاب'' کی جرح ہے۔

④ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

صَافَحْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ .

''میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا۔''

(الحاوي للفتاوى : 104/2)

تبصرہ:

حدیث مصافحہ جھوٹی مسلسلات میں سے ہے۔ اس کی سند مجاہیل پر مشتمل ہے۔ سند کے صحیح ہونے کے لیے بنیادی شرط راویوں کی توثیق ہے، جو کہ یہاں مفقود ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

عَامَّةُ الْمُسَلْسَلَاتِ وَاهِيَةٌ، وَأَكْثَرُهَا بَاطِلَةٌ، لِكِذْبِ رُوَاتِهَا .

''بیشتر مسلسلات ضعیف ہیں، اکثر باطل ہیں، کیونکہ ان کے راوی جھوٹے ہوتے ہیں۔''

(الموقظة، ص 44)

⑤ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ عَلِيًّا وَّالزُّبَيْرِ الْتَزَمَا، وَرَأَيْتُ عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا الْتَزَمَا .

''میں نے سیدنا علی اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما گلے ملتے دیکھا اور سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کو گلے ملتے دیکھا۔''

(التاريخ الكبير للبخاري : 18/4)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① علی بن زید بن جدعان جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

② سلیمان بن سالم ابو داود کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس روایت پر اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

③ اس میں سماع کا کوئی ثبوت نہیں۔

٦ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كُلُّ شَيْءٍ سَمِعْتَنِي أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، غَيْرَ أَنِّي فِي زَمَانٍ لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَذْكُرَ عَلِيًّا .

''جس حدیث میں بھی آپ مجھے سنیں کہ میں براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرر ہا ہوں، تو وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ہو گی۔ اس دور میں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نام ذکر نہیں کرسکتا۔''

(تهذيب الكمال للمزي : 124/6)

تبصرہ:

یہ اثر غیر ثابت ہے۔

① عطیہ بن محارب کے حالات زندگی نہیں ملے۔

② ثمامہ بن عبید کون ہے؟

③ ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ واسطی کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

''یہ قوی نہیں۔''

(سؤالات الحاكم : 219)

④ اس اثر میں سماع کا کوئی ثبوت نہیں، کیونکہ حسن بصری مدلس ہیں۔

⑤ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَسَنُ قَدْ أَدْرَكَ عَلِيًّا .

''حسن بصری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔''

(العلل الكبير للترمذي : 593/2)

تبصرہ:

① العلل الکبیر کتاب امام ترمذی رحمہ اللہ سے باسند صحیح ثابت نہیں۔ اس کا راوی ابوحامد تاجر کی توثیق ثابت نہیں۔ لہٰذا اس کتاب میں مذکور اقوال کا کیا اعتبار؟

② امام ترمذی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا مِنْهُ .

''ہمیں حسن بصری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 1423)

③ اس قول کی بنا پر آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ امام بخاری رحمہ اللہ حسن بصری کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع کو صحیح سمجھتے ہیں۔

❀ حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''امام حسن بصری رحمہ اللہ کے متعلق محدثین تو فرماتے ہیں کہ ان کا سماع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے، مگر صوفیائے کرام سماع ثابت کرتے ہیں۔''

(تقرير ترمذي، ص 311)

دیوبندی مفتی، محمد یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

''مزے کی بات یہ ہے کہ حسن بصری جن کا سماع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی محدثین تسلیم نہیں کرتے ......۔''

(اختلاف امت اور صراط مستقیم، حصہ دوم، ص146)

تبصرہ:

یہ بات بالکل بجا ہے کہ محدثین کرام حسن بصری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں سمجھتے۔ صوفیا کا سماع ثابت کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا، کیونکہ حدیث اور علل حدیث کے شہسوار محدثین ہیں، نہ کہ صوفیا۔ لہٰذا محدثین کی بات ہی حق ہے۔

تنبیہ:

سیدنا عبداللہ بن جابر عبدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذْ جَاءَ تِ الصَّيْحَةُ مِنْ دَارِ عُثْمَانَ.

''سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ اچانک سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے چیخ کی آواز سنائی دی۔''

(التاريخ الكبير : 60/5)

اس کی سند ضعیف ہے، حکام کا عبداللہ بن جابر عبدی سے سماع ممکن نہیں۔

یہاں حسن سے مراد سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہیں۔ کیونکہ عبداللہ بن جابر عبدی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں، یہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

(الإصابة في تمييز الصحابة لابن حجر :545/1)

آج تک کسی اہل علم نے اس اثر کو حسن بصری رحمہ اللہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سماع پر دلیل نہیں بنایا۔

تنبیہ:

صوفیا کے تمام سلاسل قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور سہروردیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے صوفی چوغہ پہنایا تھا۔ یہ دنیا کی جھوٹی بات ہے، اس حوالے سے ایک جھوٹی روایت بھی گھڑی گئی ہے۔ یاد رہے کہ متصوفہ رافضیت کی کوکھ سے نکلے ہیں۔ آخر وہ کونسا زہد وتقوی تھا، جو انہوں نے حسن بصری کے واسطہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اخذ کرنے کا دعویٰ کر رکھا ہے؟

مشہور مؤرخ، علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ (۸۰۸ھ) نے اس حقیقت کو یوں آشکارہ کیا:

أَمَّا الْمُتَصَوِّفَةُ فَلَمْ يَكُنِ الْمُتَقَدِّمُونَ مِنْهُمْ يَخُوضُونَ فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا وَإِنَّمَا كَانَ كَلَامُهُمْ فِي الْمُجَاهَدَةِ بِالْأَعْمَالِ وَمَا يَحْصُلُ عَنْهَا مِنْ نَتَائِجِ الْمَوَاجِدِ وَالْأَحْوَالِ وَكَانَ كَلَامُ الْإِمَامِيَّةِ وَالرَّافِضَةِ مِنَ الشِّيعَةِ فِي تَفْضِيلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْقَوْلِ بِإِمَامَتِهٖ وَادِّعَاءِ الْوَصِيَّةِ لَهٗ بِذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّبَرِّي مِنَ الشَّيْخَيْنِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ فِي مَذَاهِبِهِمْ ثُمَّ حَدَثَ فِيهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ بِالْإِمَامِ الْمَعْصُومِ وَكَثُرَتِ التَّآلِيفُ فِي مَذَاهِبِهِمْ .وَجَاءَ الْإِسْمَاعِيلِيَّةُ مِنْهُمْ يَدَّعُونَ أُلُوهِيَّةَ الْإِمَامِ بِنَوْعٍ مِّنَ الْحُلُولِ وَآخَرُونَ يَدَّعُونَ رَجْعَةَ مَنْ مَّاتَ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِنَوْعِ التَّنَاسُخِ، وَآخَرُونَ

مُنْتَظِرُونَ مَجِيءَ مَنْ يُقْطَعُ بِمَوْتِهِ مِنْهُمْ وَآخَرُونَ مُنْتَظِرُونَ عَوْدَ الْأَمْرِ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ مُسْتَدِلِّينَ عَلٰى ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْنَاهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ فِي الْمَهْدِيِّ وَغَيْرِهَا .ثُمَّ حَدَثَ أَيْضًا عِنْدَ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنَ الصُّوفِيَّةِ الْكَلَامُ فِي الْكَشْفِ وَفِيمَا وَرَاءَ الْحِسِّ وَظَهَرَ مِنْ كَثِيرٍ مِّنْهُمُ الْقَوْلُ عَلَى الْإِطْلَاقِ بِالْحُلُولِ وَالْوَحْدَةِ فَشَارَكُوا فِيهَا الْإِمَامِيَّةَ وَالرَّافِضَةَ لِقَوْلِهِمْ بِأُلُوهِيَّةِ الْأَئِمَّةِ وَحُلُولِ الْإِلٰهِ فِيهِمْ.

وَظَهَرَ مِنْهُمْ أَيْضًا الْقَوْلُ بِالْقُطْبِ وَالْإِبْدَالِ وَكَأَنَّهُ يُحَاكِي مَذْهَبَ الرَّافِضَةِ فِي الْإِمَامِ وَالنُّقَبَاءِ .وَأُشْرِبُوا أَقْوَالَ الشِّيعَةِ وَتَوَغَّلُوا فِي الدِّيَانَةِ بِمَذَاهِبِهِمْ، حَتّٰى جَعَلُوا مُسْتَنَدَ طَرِيقِهِمْ فِي لُبْسِ الْخِرْقَةِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلْبَسَهَا الْحَسَنَ الْبَصَرِيَّ وَأَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ بِالْتِزَامِ الطَّرِيقَةِ .وَاتَّصَلَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ بِالْجُنِيدِ مِنْ شُيُوخِهِمْ .وَلَا يُعْلَمُ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ مِنْ وَجْهٍ صَحِيحٍ، وَلَمْ تَكُنْ هٰذِهِ الطَّرِيقَةُ خَاصَّةً بِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ بَلِ الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ أُسْوَةٌ فِي طَرِيقِ الْهُدٰى وَفِي تَخْصِيصِ هٰذَا بِعَلِيٍّ دُونَهُمْ رَائِحَةٌ مِّنَ التَّشَيُّعِ قَوِيَّةٌ يُفْهَمُ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِهَا مِنَ الْقَوْمِ دَخَلُهُمْ فِي التَّشَيُّعِ وَانْخِرَاطُهُمْ

فِي سَلْكِهِ.

''پہلے صوفیا میں اس طرح کے (برے) عقائد نہیں تھے، بلکہ ان کا کلام اعمال میں جدوجہد کرنے اور ''وجد'' اور ''حال'' سے حاصل ہونے والے فوائد سے متعلق تھا۔ شیعہ میں سے امامیہ اور رافضیہ کا کلام سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت، امامت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منصوص وصیت اور شیخین (ابو بکر وعمر) رضی اللہ عنہما سے اعلان برأت کرنے سے متعلق تھا۔ جیسا کہ ہم نے ان کا مذہب ذکر کیا ہے۔ پھر اس کے بعد ان میں امام معصوم کا عقیدہ ظاہر ہوا، اس بارے میں کئی کتابیں تالیف کی گئیں۔ اسماعیلی شیعہ آئے، انہوں نے عقیدہ حلول کی بنا پر (اپنے ائمہ میں سے ہر) امام کیلئے الوہیت کا دعویٰ کیا۔ کچھ روافض نے عقیدہ تناسخ ارواح کی بنا پر فوت شدہ ائمہ کی رجعت کا دعویٰ کیا۔

کچھ روافض ان ائمہ کے واپس آنے کے منتظر ہیں، جن کی موت کا یقین ہو چکا ہے۔ بعض روافض منتظر ہیں کہ خلافت اہل بیت میں لوٹ آئے گی، ان کے دلائل ہم نے پیچھے امام مہدی وغیرہ کے متعلق ذکر کر دیے ہیں۔ پھر متاخر صوفیا کشف اور ماورائے حس اشیا کے متعلق کلام کرنے لگے۔ کئی صوفیا نے مطلقا حلول اور وحدۃ الوجود کا عقیدہ ظاہر کیا اور امامیہ اور رافضیہ کے مماثل ہو گئے کہ جو اپنے ائمہ کی الوہیت اور ان میں الٰہ کے حلول کر جانے کا نظریہ رکھتے ہیں۔ ان صوفیا میں قطب اور ابدال کا عقیدہ بھی ظاہر ہوا، یہ عقیدہ، روافض کے امام اور نقباء کے متعلق عقیدہ سے مماثلت رکھتا ہے۔ ان صوفیا نے شیعہ کے اقوال اپنا لیے اور دین میں شیعہ کے مذاہب کو داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ صوفیا نے

اپنے سلسلہ طریقت میں چوغہ پہننے پر دلیل یہ بنائی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حسن بصری کو چوغہ پہنایا تھا اور ان سے اسی طریقت پر جمے رہنے کا عہد لیا تھا۔ پھر یہ سلسلہ شیخ جنید تک پہنچ گیا۔ یہ روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی ثابت سند سے مروی نہیں۔ پھر یہ سلسلہ طریقت علی رضی اللہ عنہ سے ہی خاص نہیں ہے، بلکہ طریق ہدایت میں تمام صحابہ ہی اسوہ ہیں۔ اس طریقت میں صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خاص کرنے میں شیعیت کی بدبو آتی ہے۔ یہ اور دیگر دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ صوفیا شیعیت میں داخل ہو چکے ہیں اور انہی کی لڑی میں جُڑ گئے ہیں۔''

(تاریخ ابن خلدون :1/402-403)

❀❀❀❀❀❀❀